قانون
(Law)

انسان فطری طور پر معاشرت پسند ہے۔ معاشرے میں رہتے ہوئے اُسے دوسرے انسانوں کے ساتھ میل جول رکھنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات انسانی مفادات کا تصادم بھی ہوتا ہے۔ اس تصادم کو روکنے کے لیے معاشرے کے اندر چند اصول وضوابط پائے جاتے ہیں تاکہ ان پر عمل کر کے افراد پرامن زندگی گزار سکیں۔ ان قواعد وضوابط کو اگر حکومت نافذ کرے تو اُسے قانون کا نام دیا جاتا ہے۔ گویا حکومتی طاقت کے ذریعے افراد کے افعال کو منضبط کرنے کا نام قانون ہے۔

قانون کا مفہوم (Meaning of Law)

انگریزی لفظ Law قدیم جرمن زبان کے لفظ Lag سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ایسی شے کے ہیں جو جامد، ہموار اور یکساں ہو۔ انگریزی زبان میں اس سے مراد اصول وقواعد کی یکسانیت ہے۔ لفظ ''قانون'' عربی زبان کا لفظ ہے جو قدیم یونانی لفظ (Kanon) سے اخذ کیا گیا۔ اس سے مراد قاعدہ ہے۔

قدرتی یا طبعی علوم میں قانون سے مراد وہ اصول ہے جو سبب اور نتیجہ یعنی (Cause and effect) کے باہمی اتصال سے وضع کیا جاتا ہے۔ طبعی علوم میں اصول خاصی چھان بین کے بعد وضع کیے جاتے ہیں مثلاً کشش ثقل کا قانون یا چیزوں کا حرارت سے پھیلنا وغیرہ۔

علم شہریت کی رو سے قانون کا مفہوم

علم شہریت میں قانون سے مراد وہ اصول یا ضابطے ہیں، جنھیں حکومت ریاست کے اندر امن وامان کے قیام کے لیے وضع کرتی ہے۔ قانون پر عمل درآمد کرانا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ گویا ایسے قواعد وضوابط جنھیں حکومت ریاست کی بقا اور امن وامان کے قیام کی خاطر بزور طاقت نافذ کرے، قانون کہلاتے ہیں۔

قانون کی تعریف (Definition of Law)

قانون کی تعریف کے بارے میں مفکرین نے مختلف آرا پیش کی ہیں۔ ان میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

1- جان آسٹن (John Austin)

''قانون ایک برتر کا کمتر کو دیا گیا حکم ہوتا ہے۔''

2- ٹی۔ایچ۔گرین (T.H.Green)

''قانون حقوق وفرائض کا ایسا نظام ہے جسے ریاست نافذ کرتی ہے۔''

3- سالمنڈ (Salmond)

''قانون اصولوں کا ایسا مجموعہ ہے، جسے ریاست نافذ کرتی ہے اور ان کے مطابق مقدمات کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔''

4- وڈرو ولسن (Woodrow Wilson)

"قانون تسلیم شدہ افکار و عادات کا وہ مجموعہ ہوتا ہے جو یکساں قواعد و ضوابط کی صورت میں باقاعدہ واضح طور پر تسلیم کر لیا گیا ہو اور جس کو حکومت کے اختیار اور طاقت کی پشت پناہی حاصل ہو۔"

5- پروفیسر ہالینڈ (Prof. Holland)

"قانون ظاہری افعال کا وہ عام قاعدہ ہے جسے سیاسی مقتدر اعلیٰ نے وضع کیا ہو۔"

سادہ الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ قانون اُن اصول و ضوابط پر مشتمل ہوتا ہے جو انسان کے خارجی افعال سے متعلق ہوتے ہیں اور جنھیں وضع کر کے ریاست اپنی طاقت کے بل بوتے پر نافذ کرتی ہے۔

قانون کے ماخذ (Sources of Law)

آج ہمیں جن قوانین پر عمل کرتے ہیں، وہ ایک دم معرضِ وجود میں نہیں آئے بلکہ ریاست کی طرح قانون نے بھی مختلف ارتقائی منازل طے کی ہیں۔ قانون کے درج ذیل ماخذ ہیں۔

1- رسم و رواج (Customs)

قانون کی سب سے قدیم اور ابتدائی شکل رسم و رواج ہیں۔ رسوم سے مراد وہ طریقہ کار اور ضوابط ہیں جو لوگوں میں نسل در نسل خود بخود منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں معاشرے کے اندر افراد کے تعلقات کو منظم کرنے والی کوئی سیاسی تنظیم نہ تھی۔ اس زمانے میں یہ کام رسم و رواج انجام دیتے تھے۔ جب ریاست وجود میں آئی تو بہت سے رسم و رواج جو معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے مفید سمجھے گئے، انھیں قانون کی شکل دی گئی اور ریاست کے اندر ان کا نفاذ کر دیا گیا۔

2- مذہب (Religion)

مذہب اور انسان کا تعلق زمانہ قدیم سے ہے۔ پرانے زمانے میں مذہب صرف عقائد و عبادات تک محدود نہ تھا بلکہ اس کا دائرہ کار انسان کی پوری معاشرتی زندگی پر محیط تھا۔ آج کی نسبت پرانے دور میں مذہب کا اثر بہت نمایاں تھا۔ بادشاہ روحانی اور دنیاوی دونوں حیثیت میں حکمرانی کرتا تھا۔

3- عدالتی فیصلے (Judicial Decisions)

قانون سازی کا کام مقننہ سر انجام دیتی ہے۔ عدلیہ قانون کا تحفظ کر کے عدل و انصاف فراہم کرتی ہے۔ گویا عدلیہ کا کام قانون وضع کرنا نہیں ہے تاہم بعض اوقات قانون کسی خاص معاملے کے بارے میں غیر واضح ہوتا ہے یا انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتا تو ایسے حالات میں جج اپنی بصیرت سے کام لے کر قانون کی تشریح کر دیتے ہیں اور فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ فیصلہ وقت کے ساتھ ساتھ ایک نظیر کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ ماتحت عدالتیں مبہم قوانین کی صورت میں انھی نظائر سے راہنمائی حاصل کرتی ہیں اور یوں یہ فیصلے قانون کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کو عموماً ججوں کے وضع کردہ قوانین (Judge made law) کہا جاتا ہے۔ امریکا میں عدالتی نظرِ ثانی (Judicial review) کا اختیار چیف جسٹس مارشل نے اسی طرح حاصل کیا تھا۔

4- اصولِ معدلت یا عدل و انصاف (Principle of Equity or Justice)

معدلت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی مفہوم عدل و انصاف کی رو سے فیصلہ کرنا ہے۔ علمِ قانون کی رو سے معدلت کا مطلب جج کا وہ

اختیار ہے جس کی بنا پر وہ کسی مقدمے کا فیصلہ انصاف کے مطابق کرتا ہے۔ بعض اوقات جج کے سامنے ایسا مقدمہ پیش ہو جاتا ہے جس کے بارے میں سرے سے کوئی قانون نہیں ہوتا ہے یا معاشرتی حالات میں اس قدر تبدیلی آ چکی ہوتی ہے کہ پرانے قوانین انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے تب جج اپنے علم، تجربے اور قانونی اختیارات کو بروئے کار لا کر فیصلہ کر دیتا ہے۔ عدالتی فیصلے اور اصول معدلت میں یہ فرق ہے کہ عدالتی فیصلہ جج پہلے سے موجود قانون کی تعبیر و تشریح کر کے دیتا ہے جب کہ اصول معدلت کے تحت وہ انصاف کی رُو سے فیصلہ کرتا ہے۔ برطانیہ میں ایک خاص عدالت ایسی قائم ہے جو صرف عدل و انصاف کی بنیاد پر مقدمات کا فیصلہ کرتی ہے۔ معدلت کے اختیارات عام طور پر اعلیٰ عدالتوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

5- ماہرین قانون کی علمی تشریحات (Legal Commentaries of Jurists)

قانون کا چوتھا اہم ماخذ ماہرین قانون کی علمی تشریحات ہیں۔ یہ لوگ براہ راست قانون سازی میں حصہ نہیں لیتے۔ ہر حکومت قوانین وضع کرتے وقت ان ماہرین کی تشریحات کو پیش نظر رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں انگریز ماہرین قوانین بلیک سٹون اور کوک وغیرہ کی تشریحات انگریزی قانون کا اہم ماخذ تصور کی جاتی ہیں۔ اسلامی ممالک میں قوانین مرتب کرتے وقت فقہا کی آرا کا خیال رکھا جاتا ہے۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام ابو یوسف اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیھم جیسے عظیم فقہاء نے اسلامی قانون کو فقہی بنیادوں پر استوار کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

6- قانون سازی (Legislation)

دور حاضر میں ریاستیں بہت وسعت پا گئی ہیں۔ آئے دن نئے نئے قوانین کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے سب سے اہم اور جدید ذریعہ مقننہ کے ذریعے قانون وضع کرنا ہے جو عوام کے منتخب کردہ نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کا کام نہ صرف ملک کا آئین مرتب کرنا ہے بلکہ روزمرہ کے حالات کے لیے قوانین وضع کرنا بھی ہوتا ہے۔ آمریتوں میں قانون سازی کا فرض آمر (Dictator) سرانجام دیتا ہے۔ تاہم دکھاوے کے لیے وہ بھی ایک کونسل ضرور بناتا ہے۔ جمہوری ممالک میں مقننہ یہ کام سرانجام دیتی ہے۔ دور حاضر میں مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کی نسبت دیگر ماخذوں کی اہمیت کافی حد تک کم ہو چکی ہے۔ مشہور مفکر گلکرائسٹ کے بقول: ''قانون کا اہم ماخذ اسمبلی کی قانون سازی ہے۔''

قانون کی اقسام (Kinds of Law)

قانون کی اقسام درج ذیل ہیں۔

1- قومی قانون (National Law) 2- بین الاقوامی قانون (International Law)

ایک ملک کے اندر جتنے بھی قوانین نافذ کیے جاتے ہیں، ان کو قومی قانون کہا جاتا ہے۔ ان کی اطاعت ریاست کے ہر شہری پر فرض ہوتی ہے۔ ریاستوں کے باہمی تعلقات کو منضبط کرنے کے لیے جو اصول و ضوابط طے کیے جاتے ہیں، اسے بین الاقوامی قانون کہتے ہیں۔

قومی قانون کی اقسام (Kinds of National Law)

قومی قانون کی اقسام درج ذیل ہیں۔

1- آئینی قانون (Constitutional Law)

قواعد و ضوابط کا وہ مجموعہ جو ریاست کے ڈھانچے کے مختلف شعبوں کے مابین تعلقات اور ان کے اختیارات، ریاست اور عوام کے

مابین تعلقات کی تشریح کرتا ہے، وہ آئینی قانون کہلاتا ہے۔ یہ تحریری اور غیر تحریری دونوں صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ دنیا میں برطانیہ کا آئین کافی حد تک غیر تحریری ہے اور روایات پر مبنی ہے۔ ہر ریاست میں آئین کو ایک مقدس دستاویز خیال کیا جاتا ہے۔

-2 مقننہ کے وضع کردہ قوانین

آئینی قوانین کے علاوہ حکومت روزمرہ کے حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے عوامی خواہشات کے مطابق جو قوانین وضع کرتی ہے ان کو مقننہ کے وضع کردہ قوانین یا عام قانون کہا جاتا ہے۔ عام قانون کو وضع کرنے کا اختیار ملکی مقننہ کو حاصل ہوتا ہے۔ عام قانون (Common Law) ریاست کی اپنی تشکیل اور اختیارات کے بارے میں نہیں ہوتے بلکہ عوام کی روزمرہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ امریکا میں قانون سازی کا کام کانگریس انجام دیتی ہے، جب کہ برطانیہ، پاکستان اور بھارت میں پارلیمنٹ یہ فریضہ انجام دیتی ہے۔ مقننہ کے وضع کردہ قوانین کی مزید درج ذیل اقسام ہیں۔

(i) نجی قانون (Private Law)

نجی قانون سے مراد ایسا قانون ہے جو فرد کی شخصی زندگی سے متعلق ہوتا ہے۔ زمین، جائیداد، کاروبار، وراثت، شادی بیاہ اور طلاق وغیرہ جیسے معاملات نجی قانون کے زمرے میں آتے ہیں۔

(ii) قانون عامہ (Public Law)

قوانین عامہ سے مراد ایسے قوانین ہیں جو افراد کے مابین نہیں بلکہ فرد اور ریاست کے مابین ہوتے ہیں۔ ان قوانین کا مقصد شہری کو ریاست کی بے جا مداخلت سے تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ٹیکسوں کی ادائیگی اور امن وامان کے قیام وغیرہ جیسے معاملات پبلک لا کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔

(iii) انتظامی قانون (Administrative Law)

انتظامی قانون صرف چند ممالک میں رائج ہے۔ اس قانون کے تحت سرکاری اہلکاروں کے معاملات کے مقدمات الگ عدالتوں میں دائر کیے جاتے ہیں اور عام شہریوں سے ان کو انتظامی قانون کی بنا پر ممیز کیا جاتا ہے۔ یہ قانون فرانس اور دیگر چند یورپی ممالک میں رائج ہے۔

(iv) دیوانی قانون (Civil law)

دیوانی قانون سے مراد وہ قانون ہے جس کے تحت شہریوں کی جائیداد و وراثت، شراکتی کاروبار اور لین دین جیسے معاملات طے کیے جاتے ہیں۔ ان کے لیے علیحدہ دیوانی عدالتیں قائم کی جاتی ہیں۔

(v) فوجداری قانون (Criminal Law)

فوجداری قانون سے مراد ایسے قوانین ہیں جو ریاست میں امن وامان اور نظم ونسق کے قیام کے لیے وضع کیے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو جسمانی ایذا، مثلاً قتل، قاتلانہ حملہ کرے یا ڈاکہ ڈالے، تو ایسے مقدمات فوجداری قانون کے زمرے میں آتے ہیں۔ فوجداری مقدمات، فوجداری عدالت کے ذریعے طے کیے جاتے ہیں۔

-3 آرڈیننس (Ordinances)

عام قوانین ملک کی مقننہ وضع کرتی ہے۔ سال میں مقننہ کا اجلاس مخصوص مدت کے لیے ہوتا ہے۔ بعض اوقات فوری طور پر قوانین وضع کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس وقت اگر مقننہ کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو حکومت ان حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے آرڈیننس جاری

ری ہے جس کی مدت چند ماہ ہوتی ہے۔ آرڈیننس سربراہِ مملکت جاری کرتا ہے۔ مقننہ کے آئندہ اجلاس میں آرڈیننس کی اگر ضرورت ہو تو توثیق کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر مقننہ اس کی منظوری دے دے تو یہ قانون بن جاتا ہے بصورت دیگر وہ مخصوص مدت کے بعد منسوخ ہو جاتا ہے۔

4- رسمی قانون (Customary Law)

رسمی قانون سے مراد ایسا قانون ہے، جسے عوام کی مروجہ روایات اور رسومات پر استوار کیا گیا ہو۔ اگرچہ ان کو باقاعدہ قانونی شکل نہیں دی جاتی لیکن عدالتیں ان کا احترام اسی طرح کرتی ہیں جیسے دیگر تحریری قوانین کا احترام کرتی ہیں۔ برطانیہ کے قانون کا تین چوتھائی حصہ رسمی قانون پر مبنی ہے۔

5- عدلیہ کے وضع کردہ قوانین (Adjudication)

عدلیہ بھی قانون سازی کا کام کرتی ہے۔ بعض اوقات اگر کسی خاص معاملے میں قانون خاموش یا غیر واضح ہو تو ایسی صورت میں جج اپنی بصیرت سے فیصلہ کرتے ہیں جو ماتحت عدالتوں کے لیے قانون ہی کا درجہ رکھتا ہے۔

اسلامی قانون
(Islamic Law)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی راہنمائی کے لیے سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے رشد و ہدایت کا پیغام قرآن مجید کی صورت میں بھیجا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا قانون ہے، جو غلطیوں سے مبرا ہے۔ اسلام ایک مکمل نظامِ حیات پیش کرتا ہے، جس میں انسانوں کے لیے اچھائی اور برائی کے راستے کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔

اسلامی قانون کی اہم خصوصیات (Salient Features of Islamic Law)

اسلامی قانون کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- دائرہ کار کی وسعت

اسلامی قانون کا دائرہ کار انسانی قانون کے مقابلے میں بہت وسیع ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ نہ صرف دنیا بلکہ آخرت کے لیے بھی انسان کی راہنمائی کرتا ہے۔

2- انسانی فطرت کے مطابق

یہ قانون انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ یہ انسان کے ظاہری افعال کا ہی نہیں بلکہ باطن کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ فرد کو نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ باطنی طور پر بھی قانون کی پابندی سکھاتا ہے۔

3- غلطی کا احتمال نہیں

اسلامی قانون اللہ کی ذات کا مرتب کردہ ہے اور اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے۔

4- نظم و ضبط

اسلامی قانون سے افراد کے اندر نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔ یہ تمام انسانوں کو برابر تسلیم کرتا ہے۔

5- قطعی اور اٹل

اسلامی قانون اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ مقتدر اعلیٰ ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فرمان قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے بلکہ یہ قطعی اور اٹل ہے۔

6- زمانے کے حالات کے مطابق

اسلامی قانون سب سے زیادہ حالات کا ساتھ دینے والا قانون ہے اور ہر زمانے کے لیے یکساں مفید اور موثر ہے۔ اسلام نے اس کے لیے اجتہاد کا راستہ بھی دیا ہے۔ علماء قرآن وسنت کی روشنی میں اجتہاد یعنی اپنی عقل وفہم کے ذریعے قانون وضع کرتے ہیں۔

اسلامی قانون کے ماخذ

(Sources of Islamic Law)

1- قرآن مجید

اسلامی قانون کا سب سے اولین اور بنیادی ماخذ قرآن مجید ہے جو کہ تمام قوانین کا سرچشمہ ہے۔ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ سب سے آخری اور مکمل ترین الہامی کتاب ہے۔ واضح ہو کہ قرآنِ مجید میں قوانین کو باقاعدہ مرتب شدہ صورت میں پیش نہیں کیا گیا بلکہ بنیادی اصول دیے گئے ہیں، جن سے اسلامی قانون کے دوسرے ماخذوں کے ذریعے استفادہ کر سکتے ہیں۔

2- سنت

اسلامی قانون کا دوسرا اہم ماخذ سنت ہے۔ سنت کے معنی طریقہ اور قاعدہ ہے۔ سنت تین طرح کی ہوتی ہے۔

1- سنت قولی 2- سنت فعلی 3- سنت تقریری

1- سنت قولی سے مراد ایسی باتیں جو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمائی ہوں یعنی حدیث۔

2- سنت فعلی سے مراد ایسے کام جو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے خود کیے ہوں۔

3- سنت تقریری سے مراد ایسے عمل جن کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے منع نہیں فرمایا۔

حدیث کی اہم کتابیں درج ذیل ہیں۔

1- صحیح بخاری 2- صحیح مسلم 3- سنن ابی داؤد 4- سنن ابن ماجہ 5- سنن نسائی 6- جامع ترمذی

3- اجماع

مجتہدین امت کا کسی مسئلہ پر اتفاق اور اتحاد کر لینا اجماع ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میری امت کبھی کسی غلط کام پر متفق نہیں ہوگی۔ گویا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی امت پر مکمل اعتماد کا اظہار کر دیا تھا۔ خلفائے راشدین کے دور میں باقاعدہ شورائی نظام قائم تھا۔ لہٰذا خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماعی فیصلے محترم ہیں اور ان پر اتفاق ضروری ہے۔ اس بارے میں امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع سب مسلمانوں پر واجب ہے۔

4- قیاس

قیاس کا لغوی مفہوم کسی چیز سے موازنہ کرنا یا ناپنا ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں دو مسائل میں اتحادِ علت (فقہ) کی وجہ سے ایک حکم کو

دوسرے پر لگا دینے کا نام قیاس ہے۔ مثال کے طور پر قرآن مجید میں شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے اور حرام قرار دینے کی وجہ نشہ ہے۔ قیاس یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہوگی۔ لہٰذا بہت سے ایسے مسائل جن کے بارے میں قرآن و حدیث میں واضح حکم موجود نہیں ہے۔ وہاں پر علماء اپنے عقل و علم سے قیاس کرتے ہیں۔

5- فقہ اسلامی

فقہ سے مراد وہ علم ہے جسے امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہم نے مرتب کیا ہو۔ ان آئمہ کرام نے اسلامی قانون کو باقاعدہ فقہی قواعد کی رُو سے مختلف موضوعات پر مرتب کیا۔ یہ اسلامی قانون ہم عصر حالات کی روشنی میں مرتب کیا گیا۔ اس طرح ایک ایسا اسلامی ضابطہ قانون تیار ہو گیا جو آنے والے ادوار کے لیے روشنی کا مینار ہے۔

6- خلفائے راشدین کا طرزِ عمل

اسلامی قانون کا ایک اہم ماخذ خلفائے راشدین کا طرزِ عمل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی طرزِ زندگی کے گواہ تھے۔ لہٰذا جہاں قرآن و حدیث میں حکم نہ ملے، وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل دیکھا جا سکتا ہے مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو سب سے پہلے وہ قرآن مجید سے راہنمائی حاصل کرتے۔ اگر وہاں کوئی واضح حکم نہ ملتا تو سنت اور حدیث سے معلوم کرتے، بصورت دیگر وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کا جائزہ لیتے اور اس کے بعد اپنی عقل و فہم کے ذریعے درست فیصلہ کرتے۔

آزادی
(Liberty)

آزادی کا مفہوم (Meaning of Liberty)

آزادی کو انگریزی زبان میں Liberty کہا جاتا ہے جو لاطینی زبان کے لفظ لائبر (Liber) سے اخذ کیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے "آزاد"۔ آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص اپنے حقوق کو اس طرح استعمال کرے کہ دوسروں کے حقوق غصب نہ ہو سکیں۔ یعنی ہر فرد جو آزادی سے مستفید ہونے کا حق رکھتا ہو، وہ دوسروں کی آزادی کا احترام کرنے کا فرض بھی ادا کرے۔ گویا حقوق و فرائض کے مجموعے کا نام آزادی ہے۔ آزادی سے مراد ایسا کام کرنے کی آزادی ہے جس سے دوسروں کے مفادات کو ضرر نہ پہنچے۔

آزادی کی تعریف (Definition of Liberty)

مختلف مفکرین نے آزادی کی تعریف کی ہے، جو ذیل میں بیان کی گئی ہے:

ہربرٹ سپنسر کے مطابق

"ہر فرد کو اپنی منشا کے مطابق عمل کرنے کی اجازت ہو، بشرطیکہ اس سے کسی دوسرے شخص کی آزادی کو نقصان نہ پہنچتا ہو۔"

پروفیسر لاسکی کے مطابق

"آزادی ایسی فضا ہے جو حقوق کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔"

گیٹل کے مطابق

"آزادی سے مراد ریاست کی طرف سے فراہم کردہ حقوق اور مراعات سے پیدا شدہ وہ ماحول ہے، جس میں افراد کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا موقع ملتا ہے۔"

آزادی کے پہلو (Aspects of Liberty)

i- مثبت پہلو (Positive Aspect)

آزادی کے مثبت پہلو سے مراد یہ ہے کہ ریاست شہریوں پر صرف پابندیاں ہی عائد نہ کرے، بلکہ وہ ان کو ایسے مواقع فراہم کرے ،جن سے وہ اپنے حقوق سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ مواقع مساوی طور پر فراہم کرنا ضروری ہے۔ آج کی فلاحی ریاست کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ افراد کو معاشی ، سیاسی ، مذہبی اور معاشرتی سہولتیں مساوی طور پر فراہم ہوں تا کہ وہ اپنی شخصیت کی تعمیر و تکمیل کر سکیں۔

ii- منفی پہلو (Negative Aspect)

آزادی کے منفی پہلو سے مراد یہ ہے کہ ریاست بعض اوقات شہریوں کی آزادیوں پر کچھ پابندیاں ان کی فلاح و بہبود اور پُرامن زندگی گزارنے کے لیے لگاتی ہے۔ یہ پابندیاں شہریوں کی پُرامن زندگی گزارنے کے لیے لازم ہوتی ہیں۔ اس قسم کی پابندیاں غیر منصفانہ نہیں ہونی چاہییں کیونکہ ان پابندیوں سے افراد کی صلاحیتیں دب سکتی ہیں۔

آزادی اور قانون
(Liberty and Law)

آزادی اور قانون کے مابین تعلق کے بارے میں مفکرین نے متضاد آرا پیش کی ہیں۔ بظاہر آزادی اور قانون دو متضاد الفاظ ہیں کیونکہ آزادی سے مراد عدم پابندی لی جاتی ہے، جب کہ قانون افراد کی آزادی پر حدود عائد کرتا ہے۔ ماہرین نے اس بارے میں مختلف نظریات پیش کیے ہیں:

انفرادیت پسند (Individualists)

قانون اور آزادی کے باہمی تعلق کے بارے میں انفرادیت پسندوں کا نظریہ یہ ہے کہ آزادی اور قانون ایک دوسرے سے بالکل الگ اور متضاد ہیں۔ ان کے مطابق جتنے قوانین زیادہ ہوں گے، آزادی اسی تناسب سے کم ہو جائے گی اور جتنے قوانین کم ہوں گے، اتنی ہی آزادی بڑھ جائے گی ،لہٰذا قوانین کا ہونا ضروری نہیں۔ یہ گروہ اس انتہا پر چلا جاتا ہے کہ ریاست کے وجود کو غیر ضروری قرار دے دیتا ہے۔

مثالیت پسند (Idealists)

مثالیت پسندوں کے مطابق ریاست کے ہر قانون سے افراد کی آزادیوں میں کمی کی بجائے اضافہ ہوتا ہے۔ وہ قانون کو آزادی کی لازمی شرط قرار دیتے ہیں۔ مثالیت پسند ریاست کے زیادہ سے زیادہ دائرہ کار کے حامی ہیں یعنی مداخلت کو جائز قرار دیتے ہیں۔

صحیح نقطہ نظر (Correct Point of view)

درج بالا دونوں نظریات، قانون اور آزادی کے باہمی تعلق کی صحیح وضاحت نہیں کرتے۔ فرد کی بے لگام آزادی اور ریاست کی طرف سے فرد پر حد سے زیادہ بندشیں، دونوں نامناسب ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر قانون اور آزادی کا باہمی تعلق کیا ہے؟ حقیقت یہ

ہے کہ دونوں کا وجود باہم متصل ہے۔ آزادی قانون کے تحفظ کے تحت قائم رہ سکتی ہے۔ قانون کے بغیر پُرامن اور خوشگوار معاشرے کا قیام ممکن نہیں ہے۔ دراصل قوانین کا انحصار قوانین بنانے والی حکومت پر بھی ہے۔ اگر جابرانہ حکومت قوانین وضع کرتی ہے تو وہ آزادی کے منافی ہوں گے، بصورت دیگر قوانین افراد کی آزادی میں اضافے کا موجب ہوں گے۔ قوانین کی اہمیت ذیل میں بیان کی گئی ہے:

1- حقوق کی موثر حفاظت

قوانین افراد کے حقوق کی موثر طور پر حفاظت کرتے ہیں۔ وہ شہریوں کو حکومت کی بے جا مداخلت سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

2- فلاحی معاشرہ

قوانین کے ذریعے لوگوں کو بہت سی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ ان میں تعلیم، علاج معالجہ اور روزگار کی سہولتیں وغیرہ شامل ہیں، جن کی وجہ سے ایک فلاحی معاشرے کا قیام ممکن ہو جاتا ہے۔

3- آئینی تحفظ

افراد کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے ان کا آئینی تحفظ بہت ضروری ہے۔ یہ کام حکومت کے وضع کردہ قوانین کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

حاصل بحث

ہم کہہ سکتے ہیں کہ آزادی اور قانون کا باہمی تعلق اس صورت میں ہوتا ہے، جب ایک جمہوری حکومت ان کو وضع کرے۔ آمرانہ حکومتوں میں بعض غیر منصفانہ قوانین آزادیوں کو سلب کر لیتے ہیں اور ایک مخصوص طبقہ کی خواہشات اور نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس طرح کے قانون عام لوگوں کی آزادی کے لیے مضر ہوتے ہیں۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

i- Lag جس زبان کا لفظ ہے:

(الف) جرمن (ب) فرانسیسی (ج) یونانی (د) جاپانی

ii- یہ تعریف جس مفکر کی ہے "قانون ظاہری افعال کا وہ عام قاعدہ ہے جسے سیاسی مقتدرِ اعلیٰ نے وضع کیا ہو۔"

(الف) ووڈرو ولسن (ب) پروفیسر ہالینڈ (ج) لاسکی (د) ژاں بوداں

iii- آرڈیننس (Ordinance) جاری کرتا ہے:

(الف) اٹارنی جنرل (ب) وزیراعظم (ج) چیف جسٹس (د) سربراہِ مملکت

iv- اسلامی قانون کا پہلا ماخذ ہے:

(الف) سنت (ب) اجماع (ج) قرآنِ مجید (د) قیاس

v- لفظ لائبر (Liber) جس زبان سے اخذ کیا گیا ہے:

(الف) انگریزی (ب) فرانسیسی (ج) لاطینی (د) یونانی

vi- جس مفکر کا قول ہے کہ: "قانون کا اہم ماخذ اسمبلی کی قانون سازی ہے۔"

(الف) لاسکی (ب) گلکرائسٹ (ج) گیٹیل (د) فائنر

vii- سنت کا معنی ہے:

(الف) ترتیب دینا (ب) ہدایت (ج) طریقہ اور قاعدہ (د) مراعات

viii- مجتہدین امت کا کسی مسئلہ پر اتفاق اور اتحاد کر لینا کہلاتا ہے:

(الف) قیاس (ب) اجماع (ج) عمل (د) اصول

ix- آزادی کی یہ تعریف جس نے کی ہے: "آزادی ایسی فضا ہے جو حقوق کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔"

(الف) ہربرٹ سپنسر (ب) گیٹیل (ج) پروفیسر لاسکی (د) پروفیسر سیلے

x- جس نظریہ کے مطابق آزادی اور قانون ایک دوسرے سے متضاد ہیں:

(الف) مثالیت پسند (ب) جمہوریت پسند (ج) انفرادیت پسند (د) آمریت پسند

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:۔

i- قانون کا مفہوم بیان کریں۔

ii- وڈرو ولسن نے "قانون" کی کیا تعریف کی ہے؟

iii- قانون کے مقاصد کے حوالے سے مشہور فلسفی پاؤنڈ کیا کہتا ہے؟

iv- قانون کے ماخذ کے حوالے سے ماہرین قانون کی علمی تشریحات سے کیا مراد ہے؟

v- آزادی کی تعریف بیان کریں۔

vi- نجی قانون سے کیا مراد ہے؟

vii- حدیث کی دو کتابوں کے نام تحریر کریں۔

viii- آزادی اور قانون کے باہمی تعلق کے بارے میں انفرادیت پسندوں کا کیا نظریہ ہے؟

ix- آزادی کے مثبت پہلو سے کیا مراد ہے؟

x- "آرڈیننس" کیا ہوتے ہیں؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں:۔

i- قانون سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کے ماخذ بیان کریں۔

ii- قانون کی اقسام کی وضاحت کریں۔

iii- اسلامی قانون کی خصوصیات کا جائزہ لیں۔

iv- اسلامی قانون کے ماخذ تفصیل سے بیان کریں۔

v- آزادی اور قانون کے مابین تعلق واضح کریں۔